بہا
اخبار
صداقت آثار
ہفتہ وار ہر پنجشنبہ کو شائع
ہوتا ہی۔ قیمت اسکی پیشگی للعہ
و عام سے بلا محصول عہ
اور مع محصول ۱۲ سالانہ مقرر ہی
کارسپانڈنٹوں کو اخبار مفت
دیا جاتا ہی۔ بشرطیکہ مضمون
ہفتہ وار
بھیجیں

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

بہا
درخواست
کسی صاحب
کی خدمت میں یہہ اخبار
روانہ نہیں ہوتا جن خریداروں
کو یہہ اخبار بند کرنا ہو وہ بذریعہ
کارڈ اطلاع دیں یا اخبار واپس فرماویں
مضامین مفید عام مفت شائع
ہوتے ہیں اشتہارات
فی سطر
۲ر

نمبر ۴۵ | مطبوعہ ۱۰ نومبر ۱۸۸۷ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۵

نور افشاں

مطبوعہ ۱۰ نومبر ۱۸۸۷ء بروز پنجشنبہ

معذرت خاکسار رحمت مسیح ناظم اس ہفتہ بعارضہ تپ مبتلا رہا۔ اسکے ساتھ یہہ مصیبت اور ہوئی کہ آنکھیں دکھنے آگئیں۔ جسکے سبب لکھنے پڑھنے سے بالکل عاری رہا۔ اسی سبب اخبار کیطرف کچھ توجہ نہیں کر سکا۔ امید ہی کہ مہربان ناظرین نور افشاں معذور سمجھکر معاف فرماوینگے۔ اور مسیحی ناظرین اپنی دعاؤں میں یاد کرینگے +

اس ہفتہ لکھنؤ سے ہمارے پاس دو کتابیں اور ایک اخبار بنام نرسنگہ حیو لی مولوی رسول شاہ صاحب نے ارسال فرمائیں۔ کتابوں کی نسبت دیکھنے کے بعد جو کچھ ہماری رائے ہوگی تحریر کیجائیگی۔ اخبار کو دیکھکر طبیعت بہت خوش ہوئی خصوصاً اسلئے کہ یہہ ایک اور مسیحی پرچہ ہندوستان میں جاری ہوا۔ اس کی ہونہار صورت دیکھکر امید پڑتی ہی کہ ترقی کریگا فی الحال ماہواری ہی اور قیمت سالانہ صرف عہ مع محصول ہی اسمیں کئی ایک نقص بھی ہیں اور ہم خیال کرتے ہیں کہ یہہ صرف ایڈیٹر کی ناتجربہ کاری کے باعث ہیں۔ مثلاً قیمت خاص سے عہ مقرر کردی ہم اس بھلے آدمی سے پوچھتے ہیں کہ اتنی قیمت دیویگا کون؟ یہاں نور افشاں کے ۱۲ دیتے مرتے ہیں اور آپکو عہ کھولکر دینگے؟۔

ترتیب مضامین کی بالکل بے ترتیب ہی اور اصول اصطلاحات مروجہ اخبارات اسمیں ناموزوں درج کئے گئے ہیں ہم خیال کرتے ہیں کہ لائق ایڈیٹر مولوی رسول شاہ صاحب ان نقصوں کے رفع کرنے میں ضرور کوشش کرینگے +

ایک اور صلاح ہم آپکو دیتے ہیں کہ اپنے قلم کو ذرا تھام کر لکھو آپکی اس آزادانہ تحریر پورے بیباکانہ قلم کا زور دیر تک نہ چل سکیگا۔ جو طرز آپ نے اختیار کی ہی زمانہ کی رفتار کے مخالف ہی آپ مہربانی سے اس قسم کی تحریر لکھتے وقت اپنا قلم ضرور تھام لیں۔ جیسے "ہندوستانی پادری بھی کچھ پادری ہیں" ایسی تحریروں سے سوائے نقصان کے فائدہ بہت ہی کم نکلا کرتا ہی۔ امید کہ آپ ہماری رائے پر جو محض خیر خواہی اور برادرانہ محبت سے ہی توجہ فرماوینگے +

قادیاں ضلع گورداسپور سے ایک طویل اشتہار مطبوعہ چشمۂ نور امرتسر کسی صاحب گمنام (غالباً ملاوامل سیٹھہ) نے ہمارے پاس بھیجدیا۔ اسمیں مرزا غلام احمد قادیانی کو مخاطب کرکے کہا گیا ہی کہ

"غلط گو اپنی بدنامی سے ڈر تو
خلاف حق سخن ہرگز نہ کر تو"

اسکے بعد مرزا صاحب کے الہام تولد جدید کے خلاف بہت کچھ لکھا ہی جسمیں اُنہوں نے ثابت کیا ہی کہ مرزا صاحب کے ان کوئی لڑکا الہام سے پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ وہ لڑکی تھی جو پیدا ہو چکی اور یہہ دھوکے میں لڑکا تولد ہوگیا جسپر الہام ملہم صاحب ٹھونک رہے ہیں۔ اور اچھی اچھی دلیلوں سے مرزا صاحب کو کہا گیا ہی کہ "آپ کا الہام جھوٹا ہی" آخر میں اشتہار ان دو شعروں پر ختم کیا ہی۔

بہ بین آں بے حمیت را کہ دائم
بہ فن و مکر و تزویر ست قائم
رسول قادیاں استغفراللہ
بخواب زور پندار ست قائم

اس ہفتہ پادری ٹامس ہاول صاحب پنڈ دادنخان سے یہاں تشریف لائے (یہہ دیسی صاحب ہیں جنکا

مضمون ہندو مذہب کے عنوان سے نور افشاں میں شایع ہوتا ہی خلیق دیندار سنجیدہ اور نہایت ہی ملنسار آدمی معلوم ہوتے ہیں صرف ایکدن یہاں ٹھہر کر وہیں تشریف لیگئے مسئلہ برگزیدگی پر اُن سے ہماری گفتگو ہوئی - اُنکے خیالات اپنے طور پر نہائت اعلےٰ اور عجیب ہیں - اُنکے خیال میں لفظ برگزیدہ یا برگزیدگی جو انجیل میں آیا ہی نجات سے تعلق نہیں رکھتا - بلکہ کلیسیا کے عہدہ داروں سے ہم چاہتے تھے کہ اِس مسئلہ پر اُن سے زیادہ گفتگو کرتے - لیکن افسوس کہ زیادہ وقت نہ ملا انشاءاللہ کسی موقعہ پر تحریری سلسلہ شروع کرینگے +

آریہ گزٹ فیروز پور نے اس ہفتہ ہماری گذشتہ تحریر کا جواب دیا ہی جسکا جواب دینے کے واسطے ہم بالکل تیار ہیں - لیکن لودیانہ کی آریہ سماج کے سکرٹری صاحب (جو صلح جو آدمی معلوم ہوتے ہیں) نے ہمیں بلاکر فہمائش کی کہ ہم اسکا جواب ندیویں - چونکہ ایسے جھگڑوں سے کچھ فائدہ نہیں اور آئندہ آریہ گزٹ میں نور افشاں کے خلاف کوئی مضمون درج نہو گا - بہتر ہی کہ نور افشاں بھی گزٹ مذکورہ کے خلاف کوئی تحریر شائع نہ کیا کرے +

ناظرین نور افشاں جانتے ہیں کہ ہم تو کسیکو نہیں چھیڑتے لیکن جب کوئی بار بار تنگ کرتا ہی تو آخر کچھ نہ کچھ جواب دینا ہی پڑتا ہی - ہم تو اپنے وعدہ کے مطابق اِس بات پر قائم ہیں اور رہینگے - لیکن دیکھیں گے کہ گزٹ مسطور اس اصول کو کہانتک مدِّنظر رکھتا ہی - اور اسبات کا اقرار سکرٹری آریہ سماج کے ساتھ ہو چکا ہی کہ ہم آریوں کے اصولوں اور وید مذہب وغیرہ پر جو کچھ ہمارے نامہ نگار لکھتے ہیں ضرور بحث قایم رکھیں گے - جسکو اُنہوں نے تسلیم کر لیا ہی +

بقیہ خدا واحد ہے

نہیں تیرا ثانی نہ ہوگا شریک

تیری ذات ہے وحدہٗ لاشریک

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۳ - نومبر ۱۸۹۸ء)

اسکی بابت ہمارے خداوند نے فرمایا کہ روح القدس سب بھید کا بتانیوالا ہی - جو خدا کی صفات سے ایک صفت ہی داؤد کہتا ہی "میں تیری روح سے کدھر بھاگوں" - اور داؤد روح کے بنانیسے مسیح کو خداوند کہتا ہی - یہہ بھی الہی قدرت کا کام ہی - ایوب فرماتا ہی "خدا کی روح نے مجھکو بنایا" - اور مقدس لوگ روح القدس کے بلوائے بولتے تھے - جبکہ حنانیاہ نامے ایک شاگرد نے گناہ کیا - تو پطرس رسول نے اُس سے کہا کہ تو روح القدس سے جھوٹھ بولا - "تو آدمیوں سے نہیں پر خدا سے جھوٹھ بولا" - پولوس رسول ہر جگہہ کہتا ہی - کہ میں روح کے فرمانے کے مطابق سب کچھ کرتا ہوں - روح ہی مجھکو کہیں جانیکی ہدائت کرتی ہی - سو یہہ بھی خدا کا کام ہی

جسطرح خدا ہم سبکا خالق اور پروردگار ہی - اور خداوند مسیح ہمارا نجات دینیوالا - ویسے روح القدس ہمیں پاک کرنیوالا اور زندگی بخشنے والا ہمارا رہبر ہمارا ہادی ہی - اور یہہ سب خدا کی صفات ہیں سو ہم کسیطرح روح القدس کو ذات الہی سے الگ نہیں کر سکتے ہمارا حوصلہ نہیں پڑتا کہ اُسکی الوہیت کو خدا سے جدا کریں - باپ بیٹے روح القدس کا جو ایک واحد خدا ہی جلال ابدالآباد ہو - آمین -

تثلیث

اگرچہ یہہ لفظ مسیحی کلیسیاؤں میں ہر موقع پر گفتگو میں دعا نماز میں کتابوں میں خدا کی ذات کی نسبت بولا جاتا ہی مگر کلام الہی میں البتہ یہہ لفظ کہیں نہیں پایا جاتا - یہہ لفظ الہی ذات کی ماہیت ظاہر کرنیکو بولا جاتا ہی - میری سمجھ میں بغیر اس لفظ کے بھی ہم خدا کی ماہیت کو جسطرح ہمارے خداوند اور رسولوں نے ظاہر کیا یا بولا بیان کر سکتے ہیں مثلاً خدا باپ بیٹا روح القدس مگر خیر چونکہ قدیمی کلیسیا کے بزرگوں نے یہہ لفظ ایجاد کیا - اور کلیسیا ابتک مانتی آئی - ہمیں بھی اسکے ماننے میں کچھ عذر نہیں - لیکن یہہ بھی ساتھ اسکے کہے دیتے ہیں - کہ اگر ہم اس لفظ کو نہ مانیں تو کوئی گناہ نہیں - اصل حقیقت جسکے اظہار کے لئے لفظ ہی - اُسکو تو ہم مانتے ہیں - اور اُسپر ہمارا ایمان ہی - مگر اسکے ماننے میں نہ تو ثواب ہی اور نہ ماننے میں گناہ ہی - صرف ایڈیا کے اظہار کے لئے ایک اختراعی لفظ ہی - تاہم چونکہ بزرگوں کی ایجاد ہی - قابل قبولیت ہی - پھر جسحال کہ کلام الہی میں اسکا پورا خیال ہی - ہم اسپر بہت کچھ کہا چاہتے تھے - مگر کیا کریں - بھائیوں کی بدگمانی کے ڈر سے بس کرتے ہیں - نہیں تو یہہ حال ہی -

مانند خُم بھرے ہوئے بیٹھے ہیں بزم میں
پر کیا کریں کہ مُہر ہے منہہ پر لگی ہوئی

خاتمہ

ہمنے اس رسالہ کو بہت مختصر طور پر لکھا ہی - صرف خیالات کا لُب لباب یا دوسرے الفاظ میں یوں کہیں کہ صرف حقیقتوں کو بیان کیا ہی - صاحبانِ بصیرت کے لئے اتنا ہی بس ہوگا - چونکہ سہو و خطا سے کوئی انسان خالی نہیں - لہذا معاف فرمائیں خدا کرے کہ جو مراد و غرض میری اس تحریر سے ہی پوری ہووے - اور بہتوں کی روحوں کو فائدہ پہنچے - اے خداوند اپنے نام کی خاطر اسپر برکت دے - اب خدا واحد باپ بیٹا روح القدس کا فضل ہم سب پر ہووے - بحق یسوع ناصری - آمین +

مراسلات

گرونانک صاحب یسوع کے سچے پیرو تھے

صاحب ایڈیٹر نور افشاں

شاید ناظرین نور افشاں نے پنڈت وال جی بھیر صاحب کا نام سنا ہوگا۔ یہہ گجرات کے مسیحیوں میں بڑے مشہور اور نامی گرامی مسیحی ہیں۔ انکی دیندارانہ زندگی بے لوث زندگی کا نمونہ ہو۔ گو مشن کے ملازم نہیں ہیں مگر اپنا تمام وقت خداوند کی عظمت میں صرف کرتے ہیں۔ اُنہوں نے ۱۸۸۱ء میں کبیر صاحب کی لائف لکھکر سورت کے ایرش پریس ٹیرین مشن پریس میں چھپوائی جسکا اثر کبیر منتھیوں پر دلربا ڈھنگ سے ہو رہا ہی دو روز کا عرصہ گذرا ہمارے عالیقدر مصنف نے کتاب مذکور نگیں مرحمت کی گجراتی میں ہونیکے علاوہ بڑی ضخیم ہو۔ لہذا ہم اسکے کُل مطالب پر حاوی نہیں ہوئے مگر دفعہ ۱۰ کا مختصر خلاصہ لکھکر نذر ناظرین نور افشاں کرتے ہیں۔

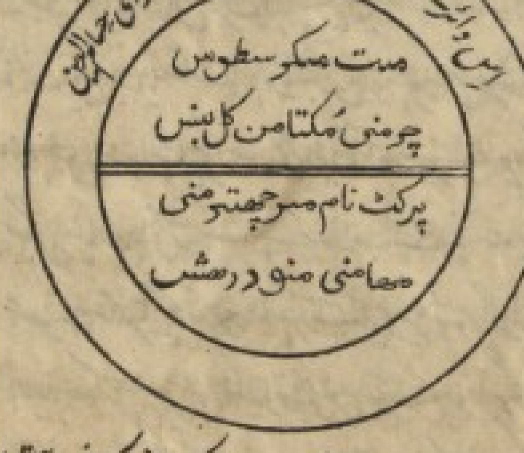
گو ہندوستان کے مذہبوں میں مسیحی مذہب کے عام اور اعلےٰ اصولات پائے جاتے ہیں مگر کبیر پنتھی اور نانک پنتھی فرقہ مسیحی مذہب کی ناتمام اور ادھوری تصویر ہیں۔ لہذا ہم اس دلچسپ موقع پر کبیر صاحب کے حالات وقائع کبیر سے انتخاب کرتے ہیں ✣

سکندر لودی کے زمانہ میں جسکو تخمیناً ساڑھے تین سو برس کا عرصہ گذرا کبیر پنتھی فرقہ کی بنیاد پڑی۔ مگر ہم منہہ پھیر کر پیچھے دیکھتے ہیں تو عیسوی پہلی صدی سے لیکر ۱۳۰۰ء تک مختلف صدیوں میں مختلف مسیحی ہندوستان میں آئے اور آسمانی ابدی آرام کی بشارت بڑی دل گرمی سے دیتے رہے اُنہوں نے صداقت کے پھیلانے میں سخت تکلیف گوارا کی۔ انکو ہندوستانی مخالفوں نے آگ میں جلایا۔ اُنہوں نے مخالفین کے خوف سے پہاڑوں کی ہولناک غاروں کو اپنا پناہ گاہ بنایا۔ اُنکے خون سے مخالفین کے ہتھیار رنگے گئے غرض مصنف صاحب نے کبیری فرقہ سے پہلے مسیحیوں کا ہندوستان میں آنا تواریخی واقعات سے ثابت کیا ہی ✣

جو جرویٹ مسیحی ہندوستان میں ۱۵۴۲ء میں آئے۔ اور مسیحی مذہب کی خوبی کو ہندوستان کے مذہبی رسم ورواج میں ملایا۔ اور اصولات کو ہندوستانی لباس سے آراستہ کیا قرینہ اسباب پر جتاتا ہی کہ کبیر صاحب کو مذہب سے قدرتی مناسبت تھی لہذا سچے مذہب کی کاوش میں لگے رہتے ہونگے چونکہ انکو ذلیل بُت پرستی اور اپنے ہمسایہ کے مذہبوں سے اطمینان نہ ہوتا ہوگا۔ غالباً اُنکے دل پر جو جرویٹی ملائم الفاظ نے اثر کیا ہوگا۔ اسلئے اُنہوں نے مسیحی مذہب کی عام اور اعلیٰ تاثیر کو تسلیم کیا۔ اُنہوں نے اپنے بھجنوں میں مسیح کی نسبت پیشین گوئیوں۔ مسیح کی ہوری مریم سے معجزانہ ولادت مسیح کا پہاڑی وعظ مسیح کے معجزات۔ بارہ شاگردوں کا انتخاب۔ آوارہ لڑکے کی مثال۔ مسیح ازلی اور ابدی ہی۔ مسیح کی صلیب اور مسیح کے کفارہ کا حال لکھا ہی۔ کبیر صاحب کے بھجن گویا وقائع عیسوی یا نا تمام لائف ہیں۔

جسکو کبیری گرو سے نشان اور پروانہ ملتا ہی۔ وہی آرتی گانے اور گو انیکا مستحق ہوتا ہی۔ پروانہ کی مُہر پر مندرجہ ذیل عبارت کندہ ہی۔

نقل مطابق اصل ہے



پنڈت صاحب نے اس مہر کے الفاظ کی توضیح بہت خوبی کے ساتھ کی ہی جو صرف ملاحظہ سے متعلق ہی ✣

پنڈت صاحب گرو نانک صاحب کے وقائع لکھنے میں ہمہ تن مصروف ہیں اُنہوں نے متعدد دلائل سے ہمیں ثابت کر دیا کہ نانک حقیقتاً کسی ہندو کا نام ہی۔ نہ ہندوؤں کی تواریخ میں یہہ نام ملیگا۔ انکے عہد میں پوپ جسے منادی کے لئے غیر ملکوں میں بھیجتا تھا وہ ننگیو کے نام سے ملقب ہوتا تھا نانک ننگیو کا اختصار ہی سب نانکی واقعات کو جنہیں مسیحی مذہب سے کُلی مطابقت ہی بترتیب جمع کرکے دیکھتے ہیں تو یہہ بات بے اصل معلوم نہیں ہوتی کہ نانک صاحب مسیح کے بڑے معتقد تھے۔ اسلئے اُنہوں نے یہہ لقب اپنے لئے تجویز کیا نانک صاحب کی طرز زندگی دیندارانہ زندگی تھی۔ لہذا وہ روحانی باتیں مقدس روح کے ذریعہ سے سمجھتے تھے۔ اُنکے سنجیدہ اور متین اشعاروں میں جوش، ربانی اور خداوند کے کفارہ وغیرہ وغیرہ مسیحی مذہب کے اصولات چمکتے اور دمکتے دکھائی دیتے ہیں۔

پنڈت صاحب نے ہمیں کتاب پنج گرنتھ ۱۳ بارہ گنتری میں ایک تصویر بتائی جسمیں نانک صاحب یا نانک صاحب کا چیلہ (تخت پر) ندی میں بیٹھے ہیں۔ ہاتھ میں مچھلی ہی اُنکے ایک شاگرد بھی ایک ننھی سی مچھلی ہاتھ میں لئے ہوئے سامنے مودب کھڑے ہیں گویا انہیں مچھلی بتا رہے ہیں ✣

قدیم مسیحی اپنے پاس مچھلی کا نشان رکھتے تھے یونانی میں مچھلی کو اکتوس (6 ω a x γ) کہتے۔ اس لفظ کے حروف مفرد سے یہہ فقرہ مرتب ہوتا ہی ‡ "یسوع کرائسٹ خدا کا بیٹا نجات دہندہ"۔ اس اجنبی مطابقت سے غالباً

‡	γ	(ئی)	سے مراد یسوع
	x	(کیس)	کرائسٹ
	a	(تھیٹو)	خدا
	ω	(ویلو)	ابن
	6	(سیگما)	نجات دہندہ

ہمارے نانک جی مہربان متحیر ہونگے۔ مگر ہم اگلے زمانہ کی دنیا کو دیکھتے ہیں۔ تو دنیا بھر کی قومیں کسی نہ کسی بھاری اور نہایت اہم مطلب یا اصولات کے لئے کوئی خاص لفظ یا نشان تجویز کرتی تھیں۔ یہہ اصطلاحی الفاظ مثل استعارہ اور کنایہ کے ہوتے تھے جنکا مطلب بدون انکے ہم مشربوں کے اور کوئی نہ سمجھ سکتا تھا۔ اکثر یہہ اصطلاحی الفاظ اور نشان کتابوں میں نہ لکھے جاتے تھے۔ اُن لفظوں کی روشنی صرف سینہ بسینہ پہنچتی تھی۔ مگر جوں زمانہ دور ہوتا گیا اور لوگوں کے دلوں سے روحانی مذاق کا مَس کم ہوتا گیا۔ آخر یہانتک نوبت پہنچی کہ لوگ انکے معنے بھول گئے۔ اب انکے پاس صرف ظاہری نشان باقی رہگئے ہیں۔ یہہ علامتیں اُس چیز کی مانند ہوگئی ہیں جنکا استعمال وہ نہیں جانتے +

ہندوؤں میں ایک مشہور فرقہ ہی جسکے پاس مندرجہ حاشیہ چار نشان ہیں مگر وہ اسکے معنی سے نا آشنا ہیں یہہ چاروں علامتیں

سنگھ	+	حروف کتابہ	
چکر	○	○+○+ ...	یہواہ
گدا	+	[illegible]	
پدم	•	حروف عبرانی	

عبرانی کتابہ کے حروف ہیں جو صرف پتھروں اور لکڑیوں پر کندہ کئے جاتے ہیں ان چاروں ظاہری علامتوں کو بترتیب رکھتے ہیں تو یہواہ پڑھا جاتا ہی۔ جو خدا کا اسم ذات ہی +

مجھے معلوم نہیں یہہ ظاہری مناسبت ناظرین کے دلوں پر کیا اثر کریگی۔ مگر اسمیں کچھہ شک نہیں کہ بائبل کی دنیا کے لوگوں جو جیرو شیموں نے قدیم آریاؤں کے دلوں میں خدا واحد کی عبادت کا بیج بو دیا تھا۔ مگر افسوس زمانہ کی تاثیر نے اُسے سرسبز اور شاداب ہونے نہ دیا +

انگلستان میں یہودیوں کا فرقہ معزز اور قابل ادب فرقہ ہی۔ اُنہوں نے بہت سے اصطلاحی الفاظ اپنے لئے جمع کئے ہیں جو ہ ... کے نام سے نامزد ہیں (غالباً اُنہوں نے یہہ طریقہ اصطلاحی اور ... سے ... یا ... سیکھ لیا ہوگا) مگر ... مشہور لفظ ہی ... اس لفظ کے چاروں

حروف مفردہ گویا اس فرقہ کے اصولات کے چار رکن عظیم ہیں۔ فے سے فاقہ۔ قاف سے قناعت۔ یے سے یاد خدا رے سے ریاضت مراد لیتے ہیں۔

پس ہمارے پنڈت جی مہاراج نے نانک جی اندرونی دلایل و بیرونی ظاہری مناسبت سے یہہ بتایا کہ نانک صاحب نہ صرف مسیحی تھے بلکہ خداوند یسوع کے منادی تھے یہہ بات بادی النظر میں بھی بیجا معلوم نہیں ہوتی +

راقم حسام الدین از بلتی

ایمی ٹیشن آف کرائسٹ

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔ میرے دل میں ہمیشہ مسیح کی استقدر عزت شروع ہی کہ اُسکے شاگردوں کے ادنے ترین شاگردوں کے بھی پاؤں کی خاک سر پر رکھنا اپنا فخر سمجھتا ہوں۔ دین عیسوی کے پاک مشنری جنہوں نے راستی کے پھیلانے کے واسطے دشمنوں کے ہاتھ سے اپنے اوپر طرح طرح کے عذاب لئے آگ میں جلنا اور سنگسار ہونا قبول کیا۔ میں ایسے پاک فرشتوں کا خدمتگذار ہونا اپنے لئے نہایت خوش نصیبی جانتا ہوں۔ اور پرمیشور کی کرپا سے مجھہ میں اتنی روحانی آنکھیں پیدا ہو گئی ہیں کہ ایسے پاک لوگوں کی زندگیوں اور اُنکے ایشور پریم کو کسیقدر سمجھ سکوں جو اُس منزل کو روحانی آنکھوں سے دیکھہ رہا ہوں کہ جسپر پہنچکر انسان صرف یہہ نہیں کہ پرمیشور کے واسطے آگ میں جلنا یا سنگسار ہونا قبول کرتا ہی بلکہ نہایت ورد دار خواہش سے چاہتا ہی کہ ساری دنیا کا دکھ میرے اوپر آجائے لیکن دنیا روحانی جہنم کے عذاب سے نجات پائے اسوقت خود اُسکی یہہ آرزو ظاہر کرتا ہی کہ ہے پرمیشور اگر تم مجھکو ہمیشہ کے جہنم میں بھی رکھو تو بھی میں تم سے بیوفا ہرگز نہیں ہونگا۔ ہاں اگر میرا جہنم میں جلنا تمام عالم کی نجات کا باعث ہو تو میں نہایت فخر سمجھتا ہوں پس اس منزل پر پہنچکر ان تمام واقعات کا ظہور میں آنا کچھ عجب نہیں ہی کہ جو عیسائی شہیدوں سے عمل میں آئے۔ بلکہ طبعی ہی۔ اور ہر ایک سچے دیندار کا فرض ہی کہ پریم کی اُس منزل پر پہنچنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارے۔ ہاں حقیقی دین یہی ہی۔ اور میں اگرچہ نہایت ناچیز ہوں لیکن پھر بھی اس بات کی شہادت زور سے دیتا ہوں کہ ہر ایک انسان کے لئے اس منزل پر پہنچنا ممکن ہی بشرطیکہ اُسمیں خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان موجود ہو۔ استقدر تمہید کے بعد میں اصل مطلب کو عرض کرتا ہوں میں نے اکثر بار ایشور پریمیوں اور نجات یافتوں کی علامتوں کو بعض عیسائی واعظوں کے آگے پیش کیا اور اُنسے درخواست کی کہ اپنی زندگی کا اس سے مقابلہ کریں۔ اور مقابلہ سے ثابت ہوا کہ عام نیک آدمیوں اور اُن لوگوں کی زندگیوں میں بہت بڑا فرق نہیں ہی اور ہاں بلکہ بعض ایسے بھی ہیں جنکی زندگی غیر مذاہب کے بعض بعض نیک دنیا داروں سے بھی بدتر ہی۔ تب مجھے نہایت افسوس ہوا کہ جسمیں خود ایشور پریم نہیں وہ دوسرے کو پریمک کیسے بنا سکیگا۔ مگر اس سے یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ میں سارے مشنریوں کو ایسا ہی جانتا ہوں۔ ہاں بعض بعض انگریز مشنری جنکی زندگیوں سے میں کم و بیش واقف ہوں وہ سچے پریمک زندہ موجود ہیں اور اُنمیں وہ علامتیں پائی جاتی ہیں کہ جنکی طرف میرا اشارہ ہی۔ اور جو علامتیں آپکو ایمیٹیشن آف کرائسٹ کی تیسری کتاب کے پانچویں اور چھٹے باب میں ملینگی۔ اور جنکو میں نہایت شوق سے اکثر پڑھتا رہتا ہوں میرا اس ذرا سے مضمون کے لکھنے سے مطلب یہہ ہی کہ جو لوگ خود سچے دیندار نہ ہوں۔ اگر وہ باہر سے دین کے واعظ کا کام کریں اور اُنکی زندگی دین کے دشمنوں میں سے ہونے کے باعث بیدینی کا وعظ کرے تو دین کی نہایت بدنامی اور بے وقری ہوتی ہی۔ دنیا کی نگاہوں میں دین سچ اور پوچ ثابت ہوتا ہی۔ دین حاصل کرنے کی ضرورت لوگوں

کو معلوم ہونگی بجائے دین سے آزاد ہونیکی ضرورت پیدا ہوتی ہے اسطرح دنیا میں بدینی پھیلتی ہے۔ پاکیزگی کی بجائے گناہ کی بادشاہت قایم ہوتی ہے۔ پس کم سے کم ہر ایک مشنری کا تو یہہ عین فرض ہے کہ اُسکا دل اور زبان ایک ہو۔ جس دین کی وہ وعظ کرتا ہے خود اُسکا عامل بننے کی دل و جان سے کوشش کرے۔ چونکہ مینے تھوڑے عرصہ میں پاک لوگوں کی صحبت سے بہت کچھہ فیض اُٹھانیکے علاوہ ایمیٹیشن آف کرائیسٹ سے بہت کچھہ فیض حاصل کیا ہے۔ اسواسطے میں اکثر سارے بھائیوں خصوصاً مشنریوں کو اِس کتاب کے قریباً ہر وقت پاس رکھنے اور بارہا مطالعہ کرتے رہنے اور اُسکے موافق اپنی زندگی کو ڈھالنے کے لئے نہایت محبت اور عاجزی سے درخواست کرتا ہوں۔ اور چند الفاظ اُس کتاب کی نسبت اپنے تجربہ سے لکھتا ہوں ❊

دو برس سے زیادہ عرصہ ہوا کہ یہہ کتاب ایک دوست نے مجھکو دکھائی۔ تب سے میں قریباً ہر روز اِس کتاب کو مطالعہ کرتا ہوں۔ اور عموماً ہر وقت پاس رکھتا ہوں۔ میں کہیں جاؤں اور کچھہ میرے پاس ہو یا نہو تو بھی امیٹیشن آف کرائیسٹ زیادہ تر میرے ہاتھہ میں یا میری جیب میں اکثر ضرور ملے گی۔ اِس کتاب کی محبت نے میری زندگی کو بالکل پلٹ دیا ہے۔ بعض بعض وقت اُسکے مضامین میرے سامنے ہوتے ہیں تو دل سے شہادت ملتی ہے کہ اسوقت خداتعالیٰ کی مرضی کو پورا کرنیکے لئے اُسکے فضل سے میں اپنی جان تک دے سکتا ہوں۔ میں سارے دُکھوں میں بھی خوشی حاصل کر سکتا ہوں۔ ہاں دنیا کے نزدیک جو بڑے سے بڑا عذاب ہے۔ وہ میرے لئے بہت اعلیٰ حقیقی راحت ہے۔ دُکھوں اور مصیبتوں میں یہہ کتاب مددگار ہے۔ دنیا کے دوستوں کی نسبت کئی درجہ بڑھکر یہہ سچا دوست ہے۔ دل کو پاک بنانے میں بہت بڑا معاون ہے۔ دنیا کی جھوٹی محبت سے چھڑا کر ایشور پریم پیدا کرنیکے لئے ملک سچا ساتھی ہے۔ مبارک ہے وہ جو اِس کتاب کے مضامین کے ساتھہ سچا رشتہ قایم کر سکے۔ پہلے اِس کتاب کے ساتھہ میری بہت زیادہ محبت نہ تھی پر جوں جوں میں روحانیت میں ترقی کرتا جاتا ہوں میری محبت اِس سے بڑھتی جاتی ہے۔ میں نے بہت دوستوں کو اِس کتاب کے مطالعہ کی نصیحت کی۔ اور کئی میرے دوست ہیں جو اُسکو پڑھتے ہیں۔ اور بعض بھائیوں کی اِس سے خاص محبت ہوگئی ہے اور وہ قریباً ہر روز اُسکا مطالعہ کرتے ہیں۔ ابتدا میں محبت اِس کتاب سے دنیا پرست کو کچھہ بھی نہیں ہوگی۔ لیکن اگر کچھہ عرصہ وہ اِسکو مطالعہ کرتا رہے اور اِسکی تعلیم کے موافق کچھہ بھی عمل کرتا رہے تو اُسکو اِس سے بہت بڑی محبت ہوجائیگی۔ ہاں سارے دُکھوں کو یہہ کتاب دور کر دیگی بشرطیکہ کوئی اُسکا عامل بنے۔ جو دیندار ہے وہ دیکھتے ہی اُسکا عاشق ہوجائیگا۔ اپنے میں دین کی طاقت اور ایشور پریم کی مقدار معلوم کرنیکے لئے یہہ نہایت عمدہ کسوٹی ہے۔ جتنے درجہ کسی میں ایشور پریم ہے۔ اُتنے درجہ یہہ کتاب اُسکو پیاری ہوگی۔ میں نے بہت دوستوں کو یہہ کتاب دکھائی ہے۔ بہتوں کو اِس کا عاشق بنایا ہے۔ اور امید ہے کہ آئندہ ایسا کرنیکی کوشش کرتا رہونگا۔ اگر میرے پاس زیادہ روپے ہوتے تو اِسکی لاکھوں جلدیں خرید کر لوگوں میں اِسکا شوق پیدا کرنیکے لئے مفت بانٹتا۔ اُسکے ترجمے کروا کر چھپواتا۔ دونوں جہانوں کے دکھہ اِس کتاب کے عمل سے دور ہوتے ہیں۔ ہمیشہ کی پاک خوشی ملتی ہے۔ خداتعالیٰ سے محبت بڑھتی ہے۔ جو ایشور پریم بڑھانا چاہے۔ اُسکو اِس کتاب کا بہت مطالعہ کرنا چاہئے۔ میں ہر ایک قوم و مذہب کے ہر ایک ادنیٰ اور اعلیٰ آدمی سے درخواست کرتا ہوں کہ اِس کتاب سے محبت بڑھاؤ ہر روز اکثر وقت اِسکا مطالعہ کرو۔ مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے جب کئی ہمارے بھائی عیسائی مشنری بھی اِسکے نام سے ناواقفیت ظاہر کرتے ہیں۔ سچ میں یہہ نہیں کہتا کہ سارے مشنری اِس سے ناواقف ہیں نہیں بعض ایسے بھی ہیں جو اِسکے نام سے ناواقف ہیں۔ میں نے بعض عیسائی بھائیوں کو بھی یہہ کتاب کبھی کبھی پڑھنے کے لئے دی ہے۔ اور نصیحت تو بہتوں کو کی ہے۔ اِس مضمون کے لکھنے سے مقصد یہہ ہے کہ ناظرین کے دلوں میں اِسکے مطالعہ کا شوق پیدا ہو۔ اور جیسا کہ مینے اِس سے بہت فوائد حاصل کئے ہیں وہ بھی حاصل کریں۔ اور دوسرے بھائیوں میں شوق پھیلائیں مجکو بہت عمدہ لکھنا نہیں آتا میں چاہتا ہوں کہ آپکے اور لائق نامہ نگار اِسکے مطالعہ سے فیض پاکر مختلف اخبارات میں اپنی شہادتوں کو شائع کریں۔ ایک اخبار جو ملک اور قوم کا خیرخواہ ہے۔ اُس سے میری درخواست ہے کہ اِس کتاب سے مستفید ہو کر اِسکے پاک مضامین کو اپنے اخبار میں اکثر شایع کرکے اِسکے پڑھنے کا لوگوں میں شوق پیدا کرے ❊

اور میں آپکو یہہ بھی اطلاع دیتا ہوں کہ اگرچہ مہاتما مسیح کی شاگردی کو میں اپنا بہت بڑا فخر سمجھتا ہوں اُنکی زندگی کو میں اپنا معراج بناتا ہوں اُنکی تعلیم کو میں بہت پیار کرتا ہوں اور عمل کرنیکے لئے بھی بہت کوشش کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ میری زندگی بالکل اُنکی تعلیم کے موافق ہوجائے پر میں اُن عیسائیوں میں سے نہیں ہوں جو دین یسوعی کو بدنام کرنے والے ہیں میں ویدک دھرمی ہوں اور یہہ سماج کا ممبر ہوں ❊

پرمیشر سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ خداتعالیٰ مجھے توفیق دیوے کہ مہاتما مسیح کی تعلیم کے موافق میں اپنے پرم پتا پرمیشور کو اپنے سارے دل اپنی ساری طاقت اپنی جان اپنی روح سے پیار کر سکوں۔ میں دشمنوں کو سچے دل سے پیار کر سکوں۔ اُنکے دُکھوں کے دور کرنے کے لئے اپنی جان تک قربان کر سکوں میں اپنے بھائیوں کو پیار کر سکوں میں اپنے آپ سے زیادہ پرمیشور کو پیار کر سکوں اور صرف اُنہی کے خالص پریم سے متحرک ہو کر زندگی کے سارے کاروبار کروں میری زندگی اپنے پرمیشور کیلئے ہو نہ کہ میرے اپنے یا کسی اور کے لئے میں اُسکے عشق میں محو ہو کر اُسکے واسطے جیئے

منقولات

ایڈیٹر ہو تو ایسا ہو

ہمارے ناظرین کو معلوم ہے کہ پچھلے دنوں ایم کٹکوف جو روس کے مشہور خیر خواہ اور زبردست اڈیٹر تھے۔ وہ فوت ہو گئے اُنکا اخبار ماسکو گزٹ ہمیشہ بطور ایک نیم سرکاری اخبار کے سمجھا جاتا رہا۔ اور اب اُنکی وفات کے بعد جنرل چرنائف سابق گورنر جنرل ترکستان کو اخبار مذکور کی اڈیٹری کی عزت حاصل ہوئی ہے۔

ایم کٹکوف کے بعض حالات ایسے عجیب و غریب ہیں کہ اُنکا تذکرہ ناظرین کے لئے دلچسپی سے خالی نہو گا۔ اُنکو صحیح طور پر "شہنشاہ اڈیٹران روس" کا خطاب ملا ہوا تھا۔ اور اُنکی طاقت اور قوت اس درجہ تک تھی کہ خود شہنشاہ اور اُنکے مشیر اُنکے مقابل احتیاط سے کارروائی کرتے تھے۔ اور اُنکی رائے کی کمال عظمت اور وقعت کیا کرتے تھے۔ ایک روسی مضمون نگار کا بیان ہے۔ کہ کٹکوف کو یہہ طاقت کچھ شہنشاہ روس کی حمایت کے باعث حاصل نہوئی تھی بلکہ صرف اُنکی مردانہ آزادی اور لیاقت کے باعث حاصل ہوئی تھی۔ کیونکہ شہنشاہ روس کو اپنی رعایا کے خیالات دریافت کرنیکا نہایت شوق رہتا ہے اور اُسکے وزرا اور مصاحب اُن حالات کو اُنکے پاس نہ پہنچایا کرتے تھے بخلاف اُنکے ایم کٹکوف ہمیشہ دلیرانہ اصلی خیالات پبلک کا اظہار کر دیا کرتے تھے۔ جسکے باعث اُنکا پرچہ ایک قومی پرچہ اور عام رائے کا آئینہ تصور کیا جاتا تھا۔ اور واقعی یوں ہے کہ انگلستان کے کسی اڈیٹر کو بھی اسقدر طاقت حاصل نہیں ہوئی جسقدر کہ کٹکوف کو صرف اپنی لیاقت کے باعث حاصل ہوئی تھی روس کے متوفی شہنشاہ کے دل میں کٹکوف کی اسقدر عظمت سمائی ہوئی تھی کہ وہ کوئی بڑا ارادہ بغیر اُنکے مشورہ کے نکرتے تھے حتی کہ اپنے بیٹے یعنے حال شہنشاہ روس کی تعلیم کا انتظام بھی حسب ہدایت ایم کٹکوف کے کیا گیا۔ اور وہی لوگ اُستاد مقرر ہوئے جنکو کٹکوف نے منتخب کیا تھا۔ اور اُنہی کی سفارش کی تھی۔ کٹکوف کے اس رسوخ کے باعث شہنشاہ کے اکثر وزرا اور مشیر اُنسے بہت ہی جلا کرتے تھے۔ مگر یہہ بہادر شخص بھی کچھ ایسا نڈر اور بیباک تھا کہ بیدھڑک سب وزرا اور منسٹروں کی حماقت کے پرخچے اُڑایا کرتا تھا چنانچہ ایکدفعہ مجلس وزرا نے ایک تجویز اجرائے قانون کی کی جس سے رعایا پر سخت ظلم ہوتا۔ کٹکوف نے اس تجویز کی ایسی دھجیاں اُڑائیں کہ شہنشاہ نے فی الفور اِس قانون کو موقوف کیا۔ اور وزیر خزانہ جسکے کٹکوف سخت مخالف تھے اُسکو بھی موقوف کر دیا۔ اور نیا وزیر خزانہ حسب مشورہ کٹکوف کے رکھا گیا اسی طرح ترمیم قانون کے بارہ میں ایم کٹکوف نے ایسے زبردست مضامین لکھے کہ گو تمام وزرا اور گورنمنٹ روس کے قانون دان مشیر اُنسے مخالف تھے مگر آخرکار اُنہوں نے فتح پائی۔ حتی کہ اس جوانمرد اڈیٹر کے زبردست قلم کا ایسا شہرہ ہو گیا۔ اور گورنمنٹ پر اسکا اسقدر رعب چھا گیا کہ بہت کم امور ایسے ہوتے تھے جو بغیر مشورہ ایم کٹکوف کے طے ہوں سلطنت کے تمام افسران جلیل القدر کی گاڑیاں اُنکے مکان پر کھڑی رہتی تھیں۔ اور وہ لوگ ترمیم کا مشورہ اُنسے کیا کرتے تھے۔ اکثر مسوّدات قانون اور ضروری تجاویز اس وقت تک کونسل میں نجاتی تھیں جبتک کہ ایم کٹکوف کی نظر سے نگذر جائیں۔ غرضکہ یا اُنکے باعث صدہا امور سلطنت میں اصلاح اور تغیر و تبدل ہوا۔

کٹکوف کا اصول یہہ تھا کہ وہ جرمن کو سب سے بڑا دشمن روس کا سمجھتے تھے اور اسلئے پرنس بسمارک کے سخت مخالف تھے اب مشکل یہہ آن پڑی کہ ایم ڈی جیرز جو شہنشاہ روس کے مشیر تھے وہ جرمن کے نہایت ہی خیر خواہ تھے۔ اسلیئے کٹکوف کی ایم ڈی جیرز سے بھی علانیہ ٹھن گئی۔ ادھر پرنس بسمارک بھی کٹکوف کی تحریروں سے بیدماغ ہو گئے اور اُنہوں نے روس کو دھمکی دی کہ ہم روسی غلہ پر محصول لگائینگے شہنشاہ روس نے اس دھمکی کی نسبت کٹکوف سے مشورہ پوچھا یہہ حضرت بولے کہ آپ کچھ پروا نہ کیجئے اگر جرمنی ایسا کریگا تو اپنے پانوں پر خود کلہاڑا مارے گا۔ ادھر شہنشاہ سے کہکر کئی قانون ایسے صادر کرائے جن سے جرمن کے باشندوں کو سخت نقصان پہنچا۔ مثلاً جرمنی والوں کو روس میں جایداد غیر منقولہ رکھنے کی ممانعت کی۔ اور جرمن نوکروں کی ملازمت مغربی روس کی ریلوں پر منع کرا دی اور سرحد کے قریب اور پولینڈ کے دریا پر بھی سکونت منع کی۔ اور روسی کارخانوں میں جرمن لوگوں کی ملازمت کو رکوا دیا۔ ادھر اسکے ساتھ ہی اخبار میں وہ دھوم دھام کے زبردست آرٹیکل دینے شروع کئے کہ دفعتاً پرنس بسمارک کے کان کھڑے ہو گئے اور وہ اس قلمی توپخانہ کی یورش کی تاب نہ لا سکے۔ اُنہوں نے سخت تنگ ہو کر جرمنی سفیر متعینہ دربار سینٹ پٹرسبرگ کو لکھا کہ کٹکوف نے جو مضامین میری نسبت تحریر کئے ہیں اور دوسرے روسی اخبارات جو اُسکی تقلید کرتے ہیں اُن سب کی تحریروں کی نسبت میری طرف سے ناراضی کا اظہار کرو۔ ادھر غضب یہہ ہوا کہ کٹکوف کے مخالف روسی سفیر ایم ڈی جیرز کو بھی اچھا موقعہ ہاتھ لگا۔ اور اُنہوں نے ایک سرکلر اس مضمون کا مشتہر کیا کہ کٹکوف کی تحریریں بالکل غلط ہیں کیونکہ روس اور جرمنی ہمیشہ دوست رہے۔ اور روس کو جرمن سے کوئی شکایت نہیں بلکہ جانی دوستی ہے۔ ایم کٹکوف خواہ نخواہ کی فتنہ پردازی کرتا ہے جب کٹکوف کو یہہ سرکلر پہنچا تو چونکہ یہہ واقف تھے اُنہوں نے لفافہ کبھی نہیں کھولا۔ اور یونہی ایم ڈی جیرز کو واپس کیا۔ اور دوسرے دن اخبار میں ایک دھڑلے کا آرٹیکل لکھا جسمیں تحریر کیا کہ ایم ڈی جیرز کو خلل مرکب کی مرض ہے۔ اور وہ اپنے آپکو بڑا مدبر جانتے ہیں۔ اور لوگوں پر یہہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ یہہ اُنکی رائے گویا گورنمنٹ کی رائے ہے حالانکہ یہہ محض اُنکی دغابازی ہے۔

اس آرٹیکل کو پڑھکر ایم ڈی جیرز آگ بگولا ہو گیا۔ اور مارے طیش کے اُسوقت سفیر میں شہنشاہ کے پاس پہنچا۔ جو اپنے دارالخلافہ سے باہر ایک دور دراز مقام پر سیاحت کے لئے گئے ہوئے

تھے۔ وہاں جاکر اُنہوں نے سخت واویلا کیا کہ کمبخت اڈیٹر نے میری ساری عمر کی عزت کو خاک میں ملا دیا۔ اُسنے خواہ نخواہ اسے سر چڑھا رکھا ہے یہہ ایک نہ ایک دن اُنکو جرمنی سے لڑا کر روس پر آفت لائیگا اب اُسکو کچھہ تنبیہہ و سرزنش کیجے۔ ورنہ میرا استعفا سفارت سے قبول فرمائے۔ ایم۔ ڈی۔ جیرز بڑے مقتدر وزیر اور بڑے اعلےٰ درجہ کے مشیر تھے۔ اور شہنشاہ کو اُنکی خاطر نہایت عزیز تھی اُنہوں نے وعدہ کیا کہ اچھا تم جاؤ۔ ہم کٹکوف کو تنبیہہ کرینگے لیکن جب اُنہوں نے ایسا ارادہ کیا۔ تو وزیر خزانہ نے عرض کیا کہ کٹکوف بڑا طاقتور شخص ہے۔ اور اُسکے قلم میں زور خداداد ہے۔ اُسنے جو کچھہ لکھا ہے۔ تمام روس کی عام رائے لکھی ہے آپ کیوں خواہ نخواہ شورش برپا کرتے ہیں شہنشاہ کو سخت مشکل پڑی۔ کیونکہ وہ اُدھر ایم ڈی جیرز سے بھی وعدہ کر چکے تھے بہت سوچ بچار کے بعد شہنشاہ نے افسر نگرانی اخبارات کو تار دیا کہ تم خود ایم کٹکوف کے پاس جاؤ۔ اور میری طرف سے سلام کہو اور نیز میری طرف سے دوستانہ سفارش کرو۔ کہ وہ اب ایم ڈی جیرز کو معاف کریں۔ اور اس سے زیادہ چھیڑ نہ کریں جب یہہ مقتدر سرکاری افسر شہنشاہ کا تار لیکر کٹکوف کے مکان پر پہنچا۔ اور اپنا کارڈ اندر بھیجا تو چونکہ کٹکوف کو پہلے ہی سے اسکی خبر ہو چکی تھی۔ لہذا اُنہوں نے کہلا بھیجا کہ میں اس شرط پر آپسے ملاقات کرتا ہوں کہ آپ جو پیغام لائے ہیں وہ مجھہ سے بیان نہ کریں۔ اُسنے یہہ شرط قبول کی جبپر کٹکوف نے اُسنے ملاقات کی۔ افسر موصوف پر کٹکوف کا ایسا رعب داب چھایا کہ وہ سوائے سلام رسانی بادشاہ کے اور کچھہ عرض نہ کر سکا۔

کٹکوف کمال برافروختہ ہوکر خود سینٹ پیٹرسبرگ میں بادشاہ کے پاس پہنچے۔ اور اُلٹا ایم۔ ڈی جیرز کی موقوفی کے لئے زور دیا کہ جبتک آپ اپنی ملازمت سے علیحدہ نکرینگے مجھے خوشی نہوگی۔ شہنشاہ پر اُنکا ایسا رعب چھایا ہوا تھا کہ سوائے سر تسلیم جھکانے کے اور کچھہ نہ کر سکا۔ اور اُسنے وعدہ کیا کہ میں عنقریب اُسکو موقوف کردونگا۔ اِدھر جب ایم ڈی جیرز نے دیکھا کہ شہنشاہ نے اپنے وعدہ کے مطابق کوئی تنبیہہ کٹکوف کو نہیں کی۔ بلکہ اُلٹا اُسنے اپنا جادو ڈال دیا۔ تو اُسنے اپنا استعفا پیش کیا جبپر شہنشاہ نے لکھا کہ جب میں عنقریب تمکو موقوف کرونگا تو اطلاع دونگا۔

غرضکہ یہہ ایک بے نظیر اڈیٹر اور اپنی گورنمنٹ کا دلی خیرخواہ تھا۔ خداوند کریم ہمارے ہموطنوں کو توفیق دے کہ وہ اعلیٰ لیاقتیں حاصل کریں اور اپنی برٹش گورنمنٹ کے ایسے ہی دلی وفادار رعایا بنکر رہیں جیسا کہ کٹکوف اپنی گورنمنٹ کا جاں نثار تھا

از رفیق ہند

خبریں

ہزارستان کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایوبخاں اسوقت مے نوجی میں ہے۔ **ایوب خان** کی خواہش ہے کہ غنی الغور جرگہ ہائے ہزارستان میں آ اترآئے۔ **امیر** کے دونوں بیٹے بحفاظت ایک باڈی گارڈ نواح کابل میں شکار کے لئے گئے ہیں۔ سیر لیپل گریفن بمبی میں داخل ہوگئے **مہاراجہ صاحب** وزیانگرام مدراس کو روانہ ہوگئے۔ ۲۱۔ ۱۰ اکتوبر کو ایک ضعیف بیوہ عورت کلکتہ میں ایک گاڑی کے نیچے دب کر مرگئی **کلکتہ** کے عیسائی باشندے ایک سوسایٹی قایم کرنے کی فکر میں ہیں جسکی غرض یہہ ہوگی کہ وہ عیسائی مُردوں کو جلانے کے ایک مناسب جگہ ٹھہراوے۔ اور مُردوں کو جلانے کا دستور جاری کرے۔ **ایوب** کا ایک ساتھی نور محمد ہرات میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا ہے۔ **ڈاکٹر** رحیم خاں کے صاحبزادے محمد سعد الدین خان نے لنڈن میں امتحان رومن لا پاس کر لیا ہے **پنجاب** یونیورسٹی کا گزشتہ قانونی امتحان آخرکار منسوخ ہوگیا۔ **اٹلی** و فرانس میں بقول وزیر سلطنت اتحاد قایم ہے **جرمن** کے تیس ہزار آدمی امسال بسبب بیکاری کے اپنا گھر چھوڑکر روس میں جا آباد ہوئے **جہلم** میں بخار کی شکایت ہے۔ **مابین** سلطنت انگلستان و اٹلی کے دلی دوستی و ارتباط ہے۔ **ملک** سائبیریا روس میں ٹیلیفون جابجا لگائے گئے ہیں **ہندوستانی** عہدہ داروں کو سرکاری ڈاک بنگلوں میں فروکش ہونیکی ہرگز ممانعت نہیں **پنجاب** میں کام بندوبست انبالہ و کرنال کا ختم ہوگیا۔ فیروزپور گوجرانوالہ شاہپور حصار اور کانگڑہ میں کام مذکور شروع ہونیوالا ہے۔ **زولولینڈ** میں نئی جنگ ہے کمانڈر انچیف شمال مغرب ڈراگون رجمنٹ کو وہاں بھیجی گئی۔ **کل** دنیا کے جہازوں کی تعداد حسب ذیل ہے۔ انگلستان اور ملک نوآباد ۔ ۲۹۲ ۔ ۵ ۔ جرمن ۔ ۵۷۹ ۔ فرانس ۵۰۹ ۔ اسپین ۱۷۱ ۔ امریکا ۔ ۴۰۰ ۔ ناروے ۲۸۷ ۔ روس ۲۱۲ ۔ ڈنمارک ۔ ۲۰۰ ۔ اٹلی ۱۷۴ ۔ ہالینڈ ۔ ۱۵۲ ۔ برزیل ۱۴۱ ۔ جاپان ۔ ۱۰۵ ۔ گریس یونان ۸۴ ۔ ٹرکی ۸۲ ۔ بلجیم ۷۸ ۔ چلی ۴۳ ۔ ارجنٹائن ۴۳ ۔ آسٹرین ۲۷ ۔ پرتگال ۔ ۲۷ ۔ ہوائی ۔ ۱۲ ۔ سنگاپور ۱۵ ۔ متفرق ۵۰ ۔ **تمام جہان** کے سمندروں میں ۹۹۶۹ جہاز پانیوں میں چلتے ہیں۔ **ریلوے** سروس گزٹ کو معلوم ہوا ہے کہ مابین گورنمنٹ اور ریاست کشمیر کے سیالکوٹ سے جموں تک ریلوے لائن بنانیکی نسبت خط و کتابت جاری ہے۔ **ایوب خان** کے چند اور ہمراہی حال ہی میں مشہد میں نمودار ہوئے **علیٰ** پوپ روم کو ریشم کا تحفہ جوبلی بھیجا گیا **شملہ** میں ایک انگریز سوار نے ایک گھنٹہ میں ۱۹۲ میل طے کیا۔ **کلکتہ** میں برف کی کل پھٹ جانے سے ۱۴ آدمی ایک انگریز ضائع ہوئے **سکاٹلینڈ** اور ویلز میں گرجا کا تعلق گورنمنٹ سے جدا ہوگا۔ **لارڈ** وولزلی جنگی افسر اعظم انگلستان کا بھانجا زاد بھائی گرفتار ہوا یہہ فوج کا پے ماسٹر تھا غبن عظیم کرکے بھاگا تھا۔ **۱۸۸۶ء** میں اہل پنجاب نے ۴۹ ہزار روپیہ خیراتی عمارات میں صرف کیا **جشن جوبلی** کے تین روز میں ۲۴ ہزار لوگوں نے قیصر ہند سے ملاقات کی **طغیانی** نیل سے دس سو مصری خاندان محتاج ہوئے۔ ۵ لاکھ کا اسباب تھا **شاہ** ایران نے ۶۰ ویں سال میں قدم رکھا

آدمپور (جالندھر) کے ڈپٹی انسپکٹر پولیس کے ہاں چوری ہوگئی- **کورٹ** انسپکٹر سہارنپور کا بھی ۳۴۰ ہزار کا مال چور لے گئے- **ولفرڈ** بلنٹ رکن انگریزی کو ۲ ماہ قید لندن میں ہوئی **جرم** یہہ کہ مفسدانہ جلسہ میں شامل ہوا- اپیل کیا ہے- **وادی** حلفا ملک سوڈان میں بغاوت کا انگارہ سلگ اٹھا- **فوجیں** لگ گئی ہیں- مفسد پسپا ہوئے خوف بدستور ہے- **گذشتہ** سال دو لاکھ پونڈ چاندی پیداوار ہند داخل فارس ہوئی- **ایک** معاصر لکھتا ہے کہ جب گورنمنٹ کے محصول میں اولہ مال بھیجتی ہے- تو ایک پیسہ میں ۵ تولہ بھیجنے کی اجازت ہو + ۴۶ کروڑ ۲۰ لاکھ کے کرنسی نوٹ رائج ملک ہند ہیں- ۳۰- ستمبر کو ۱۰ کروڑ ۲۰ لاکھ روپیہ نقد موجود خزانہ گورنمنٹ ہند تھا- **ہفتہ** مختتمہ ۱۹- اکتوبر ۴ لاکھ روپیہ مضروب ٹکسال کلکتہ ہوا-

---

کارسپانڈنس

اڈیٹر اخبار بمبئی گارڈین جو بڑے متدین مسیحی ہیں- ٹرام سے گر کر انکے پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی- آج کل زیادہ بیمار ہیں سب مسیحی انکی صحت کے لئے دعائیں مانگیں ❊

ڈاکٹر ملکونڈک صاحبہ ایم- ڈی جنکو مشن سے کچھ تعلق نہیں- مگر خداوند کی عظمت کے لئے غریب مسیحیوں اور غیر مذہب کے لوگوں کی گویا مہربان ماں ہیں- گذشتہ تین ہفتہ پر حیدرآباد دنظام ایک نواب صاحب کی بیگم صاحبہ کے معالجہ کے لئے تشریف لیگئی تھیں- بیمار ہوکر بمبئی آئیں- انکی زندگی کے احتمالات تمام تر ضعیف ہوگئے ہیں سب بھائی انکے لئے دعا مانگیں- اس تاریک ملک میں ایسی دیندار خادموں کی ضرورت ہے + نامہ نگار از بمبئی

یکم نومبر کو جناب پادری نارائن شی شاستری صاحب ایم- ڈی- کی بیوی ایک دنبل کے عارضہ سے بمقام پونہ انتقال فرما گئیں- خدا پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے- نارائن صاحب کے کام کا بہت ہرج ہوگا- وہ بڑی منتظم تھیں- خانہ داری کا انتظام انکے سپرد تھا- مسٹر نارائن سال بھر میں بارش کے چار مہینے اندارپور میں اپنے بال بچوں کے ساتھ رہتے تھے اور آٹھ مہینے دورہ میں صرف کرتے تھے- کیونکہ بیوی بڑی خوش سلیقہ تھیں اسلئے انکو کچھ تردد نہ تھا +

پنجاب میں امتحان کے کاغذات پھر چوری ہو گئے منتر

بمبئی میں ہیضہ پھر شروع ہوگیا- منتہ

اشتہار

قابل توجہہ خریداران نور افشاں

ہم بہت چاہتے تھے کہ ایسا اشتہار ہرگز نہ دیں کیونکہ مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ خدا کا بندہ جھگڑا کرے ہمارا کام صلح اور صفائی کا ہے لیکن بعضوں نے اس اشتہار کے لئے ہمکو سخت مجبور کیا ہے- گذشتہ مہینہ ایک صاحب پر نور افشاں کے معاملہ میں نالش کی گئی عدالت میں معہ خرچہ عدالت للعہ روپیہ وصول ہوئے ایسے شخص کے اب نام لکھنے کی ضرورت نہیں لیکن ہمیں بل جو نور افشاں کی قیمت کی بابت ہے یہاں سے بذریعہ ڈاک چند اُن صاحبوں کے نام جنہیں سے وہ ابھی تک اخبار بھی خریدتے ہیں بھیجے تھے- اخبار تو انکا ابھی تک جاتا رہا اور کبھی واپس نہ آیا اب یہہ مہینوں بل بجنسہ ہمارے پاس ڈیڈ لیٹر آفس سے واپس آئے ہیں جنپر لکھا گیا کہ مکتوب الیہ کا پتہ نہیں ہے اگر یہہ خطوط انکاری ہوتے تو ہم یہہ اشتہار نہ دیتے لیکن چونکہ اِن کا پتہ نہیں لگتا لہذا معلوم کرنے پتہ و نشان کے یہہ اشتہار دیا جاتا ہے اگر کوئی صاحب مہربانی سے اُن کا پتہ لگا دے تو مہتمم نہایت مشکور ہوگا اُن میں سے دو کے نام جنکی طرف قیمت اخبار باقی اور بل واپس آئے ہیں

(۱) ڈاکٹر دلشمبر داس جدید مہر چشمہ جہانسی پاریجا ضلع

(۲) بخشی گنگا سنگھ سب پوسٹ ماسٹر ریاست ضلع راولپنڈی

المشتہر

پادری سی- بی نیوٹن صاحب مہتمم اخبار نور افشاں

غزل

چمک جو روئے مسیح فلک جناب میں ہے
نہ برق میں- نہ قمر میں- نہ آفتاب میں ہے

دوا دوش پئے دنیائے دوں شباب میں ہے
روا روی فقط اک موسم خضاب میں ہے

اگر بدی سے ہے رغبت- تو لطف زیست کجا
مزا کشمش میں نہ تفریں اجتناب میں ہے

تن بشر میں ہے دم- یا کہ ابر میں کوندھا
حباب آب میں ہے- یا ہوا حباب میں ہے

جئیں تو فکر معیشت- مریں تو خوف حساب
غرضکہ روح سدا اک نہ اک عذاب میں ہے

غرور یوں دل خانہ خراب میں ہے مدام
سرور جیسے نہاں شیشۂ شراب میں ہے

ضرور منزل مقصد پہ پہنچے گا انسان
بڑھا ہوا جو قدم جادۂ ثواب میں ہے

زباں پہ نام مقدس تیرا رہے دم مرگ
دعا یہ اپنی خدایا تری جناب میں ہے

کنار دایہ مرقد میں ہے جو تن کو فشار
تو روح دغدغۂ پرسش و حساب میں ہے

تن مسیح کی خوشبو کے آگے ای فرحت
نہ موتیا میں مہک ہے نہ بو گلاب میں ہے

(از رفیق نسواں)

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی- بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا